سوال

کیا گناہ پر قائم رہنے والا ان لوگوں کے زمرے میں آتا ہے جنھوں نے اپنی خواہشات کو اپنا معبود بنا لیا ہے؟

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خواہشات کو معبود بنانے کا ذکر قرآن مجید کی درج ذیل آیت میں ہے :

أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ أَفَأَنتَ تَكُونُ عَلَيْهِ وَكِيلًا (الفرقان: 43)

کیا تونے وہ شخص دیکھا جس نے اپنا معبود اپنی خواہش ہی کو بنا لیا، تو کیا تو اس کا ذمہ دار ہوگا۔

اس آیت کی تفسیر میں شیخ عبد السلام بھٹوی رحمہ اللہ رقمطراز ہیں :

یہ فطری بات ہے کہ کفار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مذاق کا نشانہ بنانا اور اپنے باطل معبودوں کی عبادت پر ڈٹے رہنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سخت تکلیف دہ تھا، کیونکہ آپ کی شدید خواہش تھی کہ وہ ایمان لے آئیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے حال پر تعجب دلاتے ہوئے فرمایا : "کیا تونے وہ شخص دیکھا جس نے اپنی خواہش ہی اپنا معبود بنا لیا؟" ابوحیان نے فرمایا : "وَالْمَعْنٰی أَنَّهُ لَمْ يَتَّخِذْ إِلٰهًا إِلَّا هَوَاهُ" "معنی یہ ہے کہ اس نے اپنی خواہش کے سوا کسی کو معبود بنایا ہی نہیں۔" زمخشری نے فرمایا : "جو شخص اپنے دین میں خواہش ہی کا حکم مانے، کوئی بھی کام کرنے یا نہ کرنے میں اسی کے پیچھے چلے تو یہ شخص اپنی خواہش کی عبادت کرنے والا اور اسے اپنا معبود بنانے والا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ شخص جو اپنی خواہش کے سوا کسی اور کو اپنا معبود ہی نہیں سمجھتا آپ اسے ہدایت کی طرف کیسے لا سکتے ہیں؟ کیا آپ اس کے ذمہ دار ہیں، یا اسے اسلام لانے پر مجبور کر سکتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ تمھیں ہر حال میں اسلام قبول کرنا ہوگا، چاہو یا نہ چاہو، جب کہ دین میں (قبولِ اسلام کے معاملہ میں) زبردستی ہے ہی نہیں، فرمایا : [البقرۃ : ۲۵۶] "دین میں کوئی زبردستی نہیں۔" اور فرمایا : [قٓ : ۴۵] "اور تو ان پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔" اور فرمایا : [الغاشیۃ : ۲۲] "تو ہر گز ان پر کوئی مسلط کیا ہوا نہیں ہے۔" (الکشاف) اور دیکھیے سورۂ جاثیہ (۲۳) اور فاطر (۸)۔

کوئی شخص اگر نفس کی خواہش پر کوئی گناہ کرلے اور اپنے آپ کو اللہ کا گناہ گار سمجھے تو یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے اپنی خواہش کو اپنا الٰہ بنا لیا۔ ورنہ ہر گناہ شرک ہوگا اور ہر گناہ گار مشرک، جبکہ ایسا نہیں ہے، جیسا کہ فرمایا : [النساء : ۴۸] "بے شک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کا شریک بنایا جائے۔" طبری نے اپنی معتبر سند کے ساتھ علی بن ابی طلحہ سے ابن عباس رضی اللہ عنھما کا قول نقل فرمایا : "مراد اس سے کافر ہے جو اللہ تعالیٰ کی ہدایت اور کسی دلیل کے بجائے اپنی خواہش ہی کو اپنا معبود بنا لے۔"

اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا : یعنی آپ اس کی ہدایت کے ذمہ دار نہیں ہیں، آپ کا کام صرف دعوت ہے، جیسا کہ فرمایا : [الرعد : ۴۰] "تو تیرے ذمے صرف پہنچا دینا ہے اور ہمارے ذمے حساب لینا ہے۔" اور دیکھیے سورۂ شوریٰ (۴۸)۔ (تفسیر القرآن الکریم از عبد السلام بھٹوی رحمہ اللہ)

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث